Registered

L. No 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۵) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۳۱ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

پرائیویٹ ساخت کے کارڈوں کے متعلق اعلان ہوا ہے کہ پتہ کی طرف مضمون کے لئے جو نصف حصہ چھوڑا جاتا وہ بائیں جانب ہونا چاہئے - دہلی میونسپلٹی نے گوشت کی مختلف دوکانوں کو ایک ہی بازار میں اکٹھا کرنے کی نیت کی ہے۔ اس پر وہاں کے مسلمانوں میں سخت جوش پھیلا ہوا ہے - وہ بیان کرتے ہیں اس سے شہر کے دوسرے حصص والوں کو تکلیف ہوگی - کلکتہ کے ایک شخص نبی بخش کو جو چھپکلیوں کی پشتیں توڑ کر ایذا پہنچاتا تھا کلکتہ پولیس کورٹ سے بیس روپیہ جرمانہ ہوا - سنگاپور کے ہندوستانیوں نے سنہ ۱۹۰۵ء میں بیس لاکھ روپے ڈاکخانہ کی معرفت اپنے عزیزوں کو بھیجے تھے - مدراس میں اپر اور لوئر پرائمری اور لوئر سیکنڈری مدارس موقوف کئے گئے کلکتہ میونسپلٹی کی طرف سے ایک مرگھٹ بنایا گیا ہے جس میں مردہ جلانے کے لئے تیس روپے فی مردہ کے حساب سے فیس ہوگی - اطلاع ملی ہے کہ وزیر ہند کی طرف سے انڈیا کونسل کی ممبری مسٹر گوکھلے کے پیش کی گئی تھی - مگر انہوں نے ذرا خلل سے مسٹر آر سی دت کی سفارش کی - کلکتہ اور برما کے درمیان سرشتہ تار ہنوز ناقص ہے - مارچ آئندہ تک درست کرینگے - ریاست بڑودہ میں منظور کیا گیا کہ چھ مقامات پر نئے نارمل سکول قائم کریں - امریکن صوبہ چائل میں زلزلہ کے باعث ہزارہا جانیں تلف ہو گئی ہیں -

ہر روز نئے نئے قصبوں اور گانوں کی تباہی کی خبریں آ رہی ہیں کچھ ٹھکانہ نہیں - ولائت کا مشہور طبی اخبار لانسٹ لکھتا ہے کہ ٹکٹ کو زبان سے تھوک لگانے کے سبب سے کئی قسم کی بیماریاں ہو جانے کا احتمال ہے - بمبئی میں چٹھی رسانوں نے اچانک کام بند کر دیا ہے اور زیادہ تنخواہ مانگتے ہیں نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ۵۰۰ آدمی برخاست کئے گئے اور انکی جگہ دوسرے مقرر کئے جا رہے ہیں - انیسویں صدی میں مشنری سوسائٹیوں نے اس قدر انجیلیں دنیا میں تقسیم کی ہیں کہ ان کا وزن تین لاکھ سات سو ٹن یعنے آٹھ لاکھ ۵۹ ہزار ۶۰۰ من ہے - یہ مانچسٹر کی تمام انسانی آبادی سے بھی زیادہ ہے - اگر ان تمام کتابوں کی ایک ہی انجیل بنائی جاتی تو وہ ۳۰ ہزار ۲۵ فٹ اونچی ۱۴ فٹ چوڑا اور ۴ فٹ موٹا ہر ایک ورق ۶۰ ٹن وزنی ہوتا - روس کی حالت بدستور خطرناک ہے - سارے روس میں ابتری پھیلی ہوئی ہے - پولیس کی طاقت کچھ کام نہیں کر سکتی اور گورنمنٹ بھی بے بس ہو رہی ہے - غریب یہودیوں کی بھی شامت آ رہی ہے - پولیس نے یہودیوں پر حملہ کرکے ۲۵۰ کو قتل اور زخمی کیا - کہا جاتا ہے کہ مرض جذام روپیہ پیسہ کے ذریعہ بہت پھیلتا ہے - کیونکہ جو روپیہ جذامیوں کے ہاتھوں سے گذر کر جاتا ہے وہ اس مرض کو بڑھانے کا موجب بنتا ہے ڈیرہ دون میں ایک نیا شیشے کا کارخانہ تیار ہو رہا ہے جس کارخانہ کے بانی اور مالک حال وزیر اعظم نیپال کے بھائی ہیں میڈیکل کالج لاہور میں اسپیشل اسسٹنٹ کلاسوں کے لیکچر انگریزی ہونے لگے یہ شکایت بھی مٹ گئی - سرینگر میں زلزلہ کا سخت جھٹکا محسوس ہوا جنوبی راجپوتانہ اور شمالی

گجرات میں بھی ۱۵ اگست کو زلزلہ محسوس ہوا - کوہ آبو پر ایک زلزلہ اس زور سے آیا کہ کوہ آبو پر رہائش رہنے والا یہ شکر ہے کہ صرف چار پانچ ہی منٹ میں ختم ہو گیا - جاپان نے روسی جنگی قیدیوں کی خوراک وغیرہ کے خرچ کی بابت ۵ کروڑ روپے کا روس سے مطالبہ کیا ہے - اسے روس نے بہت زیادہ قرار دیکر فی الحال ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے - رنگون کے ایک تار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ سرکار چین ایک حکم جاری کرنے والی ہے کہ تمام سرکاری افسر کثرت از دواجی اور افیون خوری سے باز رہیں - پنجاب میں ایک پراونشل کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز درپیش ہے - اضلاع متوسط کی گورنمنٹ ناگپور میں ایک دستکاری کا سکول قائم کرنا چاہتی ہے - کلکتہ کی صنعتی اور علمی ایسوسی ایشن نے چار طالب علموں کو امریکہ میں مختلف قسم کی دستکاریان مثلاً چمڑہ رنگنا اور کاشت کاری وغیرہ سیکھنے کے لئے بھیجا ہے - کلکتہ میں چینی کے برتن بنانے کا ایک سودیسی کارخانہ جاری ہوا ہے مہاراجہ مین سنگھ اس کے بڑے مالک ہیں - نہایت نفیس برتن بن رہے ہیں - مشرقی بنگال کے قحط زدہ اضلاع میں ۵۲۹۸ آدمی امدادی کاموں پر ہیں - ڈاکٹر ہونک اور انکی میم صاحبہ کوہ ہمالیہ کے نن کون حصہ کی سب سے اونچی چوٹی پر تئیس ہزار فیٹ کی بلندی تک چڑھے اور اکیس ہزار فیٹ کی بلندی پر انہوں نے دو رات اپنا قیام رکھا - یہ سب سے اونچی مقام ہے کہ جہاں پر اب تک پہاڑ پر چڑھنے والوں نے قیام کیا ہے - ایک انگریزی اخبار حساب لگا کر یہ بتاتا ہے کہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ میں فی منٹ ۵۰ پونڈ یعنے ساڑھے سات سو روپے کا تمباکو دھوئیں کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

ہیرون کی اصلیت۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے پروفیسر لالہ روچی رام ایم اے نے اگست کے دی پنجاب ایجوکیشنل جرنل میں مصنوعی طور پر ہیروں کی پیدایش اور انکی اصلیت کے بارے میں ایک بڑا دلچسپ اور علمی نوٹ دیا ہے۔ جو ناظرین کے فایدہ سے خالی نہوگا اس سے نہ صرف یہہ بات ظاہر ہوتی ہو کہ ہیرے انسان کی دستکاری اور ہنر سے پیدا ہوسکتے ہیں بلکہ یہہ امر بھی منکشف ہوجاتا ہے کہ ہیروں کی اصل آسمان میں ہے اور کہ ہیرے آسمان ہی پر سے زمین پر آگئے ہیں اور کہ دنیا کی بعض دہاتون مثلاً لوہا میں بھی موجود ہیں اور جنکو انسان اپنی حکمت اور عمل سے منصہ ظہور پر لاسکتا ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف کا بیان ہے کہ مدت سے یہہ بات علمار کو معلوم تھی کہ ہیرون کی پیدائش کے لئے دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے یعنی ایک تو درجہ اتم کی حرارت اور دوسرے درجہ اتم کا دباؤ۔ پس علماء میں سوال پیدا ہوا کہ یہہ دونوں شرطین کیونکر پوری ہوں؟ فرانس کے ایک مشہور و معروف کیمیادان پروفیسر ماٰیوسن صاحب نے ایک شہاب ثاقب کا مشاہدہ کیا اور بڑے غور پرداخت اور آزمائش کے بعد معلوم کرلیا کہ اس میں سیاہ ہیروں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے اور ان کے اندر کئی ایک شفاف ہیرے بھی مے جلے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر ماٰیوسن صاحب کے اندر سوال پیدا ہوا کہ یہہ ہیرے اس شہاب ثاقب کے اندر آئے کس طرح؟ اب ظاہر ہے کہ شہاب ثاقب میں لوہا بکثرت ہوتا ہے۔ پھر سوال پیدا ہوا کہ کیا یہہ نہیں ہوسکتا کہ کاربون کی وہ تھوڑی سی مقدار جو لوہے میں ہے اس کے اندر حل ہوجاکے اور کہ بعد ازان یہہ حل شدہ کاربون سرد ہوجائے تو وہ لوہے کے ٹکڑے پر ہیرے کے چھوٹے چھوٹے ذروں کی صورت میں صاف و شفاف قلم نمودنہ ہوجاینگے؟ علاوہ اس کے اگر یہہ خیال درست ہوتو کیا وہی عمل بذریعہ تجربات کے اب نہیں ہوسکتا؟ جب مسٹر ماٰیوسن نے ان باتوں پر خوب غوض کرلیا تو اس نے لوہے کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کو ایک برقی بھٹی میں رکھ کر اندھا دھند پانچ ہزار درجہ فیرن ہائٹ تک گرم کیا۔ یہہ برقی بھٹی اس طرح بنائی گئی تھی کہ چونے کے ایک بڑے ڈلے کو کھوکھلا کرکے اس کے اندر ایک برقی محراب تیار کردیا تھا۔ اس درجہ کی حرارت سے لوہا کاربون کو ویسا ہی حل کردیتا ہے جیسے کہ پانی مصری کی ڈلی کو پروفیسر ماٰیوسن نے اپنی برقی بھٹی مین سے یہہ گرما گرم لوہا جسمیں کہ کاربون کی ایک خاص مقدار حل ہوگئی تھی نکال کر دفعتہً پانی کی لگن میں ڈبو دیا۔

پس جب اس ٹکڑے کی بیرونی سطح دفعتہً سرد ہوگئی تو اس کے اُپر کا پرت سخت ہوگیا مگر اندرونی پگھلا ہوا مادہ بجنسہٖ سیال رہا۔ اور جون جون وہ سیال مادہ سرد ہوتا جاتا تھا تون توں وہ پھیل بھی رہا تھا (کیونکہ بجھا ہوا لوہا سکڑنے کی بجائے پھیل جاتا ہے) مگر چونکہ اوپر کے سخت خول کی وجہ سے وہ سیال مادہ کافی طور پر پھیل نہ سکتا تھا اس لئے بیرونی سخت سطح کا بڑا بھاری دباؤ اندر کے سیال مادہ پر پڑا۔ پس ہیروں کی ترکیب کی دونوں شرائط اس طرح پوری ہوگئیں جب گولا توڑا گیا تو اس کے اندر کی سطح پر بہت سے ہیرے لگے ہوئے دکھائی دیئے۔ اب ہیروں کے چھوٹے چھوٹے ذروں کو فراہم کرنے کے لئے صرف اس بات کی ضرورت رہ گئی کہ اس لوہے کو تھوڑے سے ہائیڈروکلورک ایسڈ میں حل کردیا جائے۔

پروفیسر صاحب کے اس تجربہ سے اُس قدیم قیاس میں جان تازہ آگئی کہ ہیرے بطن زمین میں نہیں بنتے بلکہ شہاب ثاقب کی بارش میں آسمان سے برسے ہوئے ہیں۔ یہہ دراصل "آسمانی دولت" ہیں۔ زمین پر جو ہیروں کے کھیت یا کانیں ہیں وہ اس قیاس کی بڑی مویّد ہیں۔ اور سر ولیم کروکس نے جو شاید اس امر کے بڑے بھاری شاہد ہیں اس کل مسئلہ کی بڑی ہوشیاری کے ساتھ تحقیق و آزمائش کرکے اس قیاس کے بارہ میں اپنی سند کے پورے وزن کو یوں بیان کیا ہے کہ ہیرے "شہاب ثاقب کی بارش کے ذریعہ سے زمین پر آگئے ہیں"۔

بائبل اور سائنس ۔ یہہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس کو لاہور کے پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب نے ۵-۱۲-۱۹ جون سنہ ۱۹۰۶ء کے آپ گزٹ کے جواب میں لکھا ہے۔ بائبل کا سائنس کے ساتھ مقابلہ کرکے اختصاراً بدلائل ثابت کیا ہے کہ بائبل اور سائنس ایک دوسرے کے بالکل موافق ہیں۔ علم نجوم علم طبقات الارض اور دیگر ذرایعہ سے استدلال کیا ہے۔ اور آخر میں ایک ضمیمہ درج ہے جسمیں بائبل اور سائنس کی روشنی میں معجزات کے ضروری مسئلہ پر بحث کی ہے۔ اولالذکر مضامین وہی ہیں جو اس سنہ کے نورافشان میں بجواب آریہ گزٹ شائع ہوچکے تھے۔ منادوں کے لئے ضروری ہے جس سے اس مضمون کے متعلق اس کو کم از کم اس قسم کا ربط یا تصور آسکتا ہے۔ اور وہ اس کے ذریعہ سے وسیع واقفیت پیدا کرکے وسیع استدلال کرسکتا ہے۔ اردو خوانوں کے لئے اردو زبان میں اپنی قسم کا پہلا رسالہ ہے۔ ار قیمت پر امریکن مشن کتب خانہ لودیانہ سے دستیاب ہوسکتا ہے۔





جاپان میں مسیحیت کی تاریخ

مقدس آگسٹین کے انگلستان میں انجیل کی بشارت دینے کے قریب ایک ہزار سال بعد اول ہی اول سینٹ فرانسس زیویر نے اہل جاپان کو انجیل کا پیغام پہنچایا اور بڑی جانفشانی سے کوشش کرتا رہا چنانچہ اُس کے اور اس کے بعد کے مشنریوں کی جانفشانی کا یہہ نتیجہ ہوا کہ سترہویں صدی ہی کے آغاز میں جاپان کے اندر ۲۰ لاکھ عیسائی موجود ہوگئے۔ اور جاپان کے ۶۶ صوبوں میں سے ۵۲ صوبوں میں مسیحی کلیسیائیں قائم ہوگئیں۔ اگر حالت وہی رہتی تو جاپان آج مسیحی سلطنت ہوتا۔ مگر بدقسمتی سے سلطنت کے اندر تفرقات اور پولیٹیکل سازشوں کا دور دورا ہوا اور قدیم سپانوی اور پرتگالوی مشنریوں پر دنیاوی خواہشات اور اثرات کا وہ غلبہ ہوا اور رومن کیتھلک مشنوں کی بغاوتوں کی ایسی گرم بازاری ہوئی جس کی نظیر جاپان کی تاریخ میں اجتک نظر نہیں آتی۔ ان وجوہات سے مسیحی مذہب جاپان کی نظروں سے گرگیا۔ مسیحی مذہب کے خلاف بڑے سخت قانون پاس اور نافذ ہونے لگے۔ ہر کہ و مہ جاپانی اس کی استیصال کی تدابیر سوچتا تھا۔ مشنری کھوج کھوج کر سلطنت سے نکالے جاتے تھے حکم نافذ ہوا کہ یا تو مسیحی مذہب سے انکار کرو ورنہ قتل کئے جاؤگے۔ بہتوں نے مسیح سے انکار کر دیا۔ مگر دوسری طرف ایسے بھی باایمان اور جانباز بھی موجود تھے جنہوں نے مسیح کا انکار کرکے دین فروش نام رکھانا نہ چاہا مسیح کی خاطر ہزاروں کی جانیں قربان کردیں۔ عاقبت کو دنیا سے بلکہ اپنی جان سے خرید لیا۔ اور یوں شہیدوں کی نامدار فوج میں داخل ہوئے۔ اس حالت میں سترہویں اور اٹھارویں صدیوں کے اندر جاپان میں مشنریوں کا نام معدوم ہوگیا۔ مگر مسیحی مذہب کی جڑ جاپان میں ایسی گہری لگی ہوئی تھی کہ اس کا نیست و نابود ہونا ناممکن تھا۔ چنانچہ انیسویں صدی کے آخری نصف میں رومن کیتھلک مشنری جاپان میں پھر وارد ہوئے۔

۱۸۵۴ء میں کوموڈر پیری کی آمد سے جاپان کی تاریخ مسیحی مذہب میں ایک عرصہ جدید کا آغاز ہوتا ہے۔ اور یہہ عرصہ پولیٹیکل سوشل اور ریلجس ترقی اور توسیع کے لئے مشہور ہے۔ مگر جونہی کہ کوموڈور پیری اپنی دوسری سیاحت کے بعد جاپان سے واپس یونائیٹڈ سٹیٹس ہوگیا تو بہت سی مشنری سوسائیٹیوں نے جاپان میں اپنے اپنے مشنری بھیجنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ اس عرصہ میں سب سے پہلے مشنری ۱۸۵۹ء میں شہر ناگاساکی میں تشریف آور ہوئے۔ ان میں سے بڑے مشہور و معروف مشنری یہہ تھے یعنی رایٹ ریورنڈ سی ایم ولیمس۔ پادری ڈاکٹر وربک جس نے امپیریل یونیورسٹی کے قیام میں بڑی مدد دی اور اس کو خوب چلایا۔ اور پادری ایس کے براؤن۔ اور ڈاکٹر جے سی ہیپبرن صاحبان۔ مسیحیوں کے خلاف جو فتوے اور احکام نافذ اور جاری ہوئے تھے انپر تاحال عملدرآمد ہوا کرتا تھا اور عوام الناس مشنریوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور مسیحی کہلانے سے حواسان و لرزان رہتے۔ وہی استاد پولیٹیکل جاسوس متصور ہوتے تھے ۱۸۶۸ء کی اپریل تک مقام کاناگوا میں جاپانی زبان کا ایک بھی استاد نظر نہ آتا تھا مگر سرکاری ملازمت میں ایک جاسوس ایسا موجود تھا جو جاپانی زبان سکھا سکتا تھا۔ اسی اثنا میں بائبل کے ترجمہ کی تجویز ہوئی اور اس کے ساتھ اس کا بندوبست کیا گیا مگر جب اس بات کی سرکار جاپان کو خبر لگی تو وہ وہاں سے تبدیل کر دیا گیا۔

۱۸۶۸ء میں سلطنت سابقہ کے قوانین جو سلطنت کے ہر ایک شہر اور قصبہ میں جاری تھے منسوخ کئے گئے۔ نئی شہنشاہی سلطنت کے قوانین نافذ ہوئے۔ ان نئے قوانین میں سے ایک قانون یہہ بھی تھا کہ ”اس بُرے فرقے کی جو مسیحی کہلاتا ہے سخت ممانعت ہے۔ جن اشخاص کے بارے میں اس قسم کا کوئی شک و شبہ ہو اس کی اطلاع کسی لائق افسر کو دیجائے۔ اور اس کے صلہ میں مخبر کو انعام دیا جائیگا۔“ اس قسم کے قوانین ۱۸۶۸ء تک جاری رہے بلکہ ۱۸۷۳ء تک سینکڑوں رومن کیتھلک مسیحی اپنے ایمان اور اقرار کی خاطر سلطنت کے مختلف جیلخانوں میں مقید ہوتے رہے۔ ہیوگو کی سرکاری کچہری میں یہہ سوال پیش ہوا کہ کیا جاپانی کتب فروشوں کو انگریزی بائبل فروخت کرنے کی اجازت دیجائے؟ جواب اس سوال کا یہہ ہوا کہ جو جاپانی کتب فروش بائبل فروخت کریگا اس بات کا علم رکھتے ہوئے کہ یہہ بائبل ہے وہ قید کی سزا کا سزاوار ہوگا۔

صدیوں کی نفرت اور تعصب کا ایک ہی دن میں قلع قمع ہونا ناممکن تھا۔ غیر ممالک کے خلاف بدگمانیاں اسوقت تک عروج پر تھیں۔ ساتھ ہی اس کے جاپان کے قدیم مذاہب کے علما بھی مسیحی مذہب کی بیخکنی کے درپے تھے۔ اس حالت میں اگر مسیحی مذہب محض انسانی ایجاد ہوتا تو کب کا صفحہ ہستی سے یا کم از کم ملک جاپان سے کالعدم ہوجاتا۔ مگر تیرہ برسوں کی پر استقلال اور جانکاہ محنت کا جو انگریزی اور امریکن مشنریوں کیطرف سے کیجارہی تھی اور اُس امداد غیبی اور پدستر کی حمایت کا جو پردہ تنگ وجود انسانی کے عقب میں کام کر رہا تھا فرحت افزا ثمرہ یہہ ہوا کہ ۱۸۷۲ء میں جبکہ صرف دس نو مریدوں کے نام ملک جاپان میں پائے جاتے تھے انگلو امریکن مشنری لوگوں نے مغربی دستورات قوانین۔ علوم اور زبان اہل جاپان کے

درمیان ایسی دانائی اور تدبیر کے شایع کئے کہ گورنمنٹ کا شک وشبہ ان کے اوپر سے جاتا رہا اور مشنریوں کا اعتماد رفتہ رفتہ بڑھنے لگا۔ مسیحیوں کے خلاف جو قوانین اور فرامین جاری تھے سرکاری طور پر انکا عملدرآمد بند ہوگیا۔ ۱۸۸۹ء کے انتظام جدید کے ماتحت جاپانکے اندر ہی اندر مسیحی مذہب کو ایسی آزادگی ملگئی جیسی کہ اب ہے۔ اور انتظام جدید پر کل جاپانی رعایا کو مذہب کے بارہ میں پوری پوری آزادگی عطا ہوگئی۔ مشنری لوگ کل سلطنت جاپان میں جابجا دور دور تک منتشر ہوگئے اور اپنا مشنری کام ایسی آزادگی اور خوبی اور خوش اسلوبی سے کررہے ہیں جیسے کہ دیگر مسیحی ممالک میں کرتے ہیں ؛

مسیحی کارندوں کے لئے ہدایتیں۔

۷۔ جماعت کے لئے ہدایتیں

اقرنتی ۱۲: ۳۱ پڑھو۔ پولوس کی بہترین راہ مسیح کی محبت کو دل میں رکھنا ہے ایسا کرنے سے اس کے پھل مسیحی زندگی کی مختلف خوبیوں میں نمایاں ہونگی بلکہ مسیحی زندگی کی ہرایک جداگانہ خوبی کی قدر بڑھا دیتا تمام روحانی ترقی قایم رہنے والے مسیح کی ضرورت کو بڑھا دیتا ہے۔

۱۔ اس امر کی کیا دلیل ہے کہ خود انکاری تمام خوبیوں میں سے جنکا ذکر اقرنتی ۱۳ باب میں بیان کیا گیا ہے سب سے اعلی خوبی ہے۔ تم کس طرح ثابت کرسکتے ہو کہ مسیحی کلیسیا میں اسکی کمی ہے؟ مسیح کی نجات کو قبول کرنے کی نسبت نام کے مسیحیوں میں کونسی غلط فہمی پائی جاتی ہے ؟

۲۔ مسیحی زندگی میں شیخی کیوں نقصان دہ ہے؟ سود ہونا قدرتی طور سے حلیمی کے ساتھ کیا رشتہ رکھتا ہے؟ مسیحی محبت کی سب سے اعلی خوبی کیا ہے؟ کیا لوگوں پر اس مزاج کو ظاہر کرنا مشکل ہے؟

۳۔ سچے سرگرم آدمی کا بیان کس طرح سے کیا جاسکتا ہے؟ پولوس کی سرگرمی کی کیا علامتیں تھیں؟ حقیقی جان نثار کون ہے؟ تمہاری زندگی میں کہاں تک سرگرمی ہے؟ سچی سرگرمی کو تم کس طرح ترقی دے سکتے ہو؟

۴۔ پورے بھروسہ کے لئے کیا ضروری ہے؟ کیا تم مسیح کے حقیقی دوست ہو؟ جس قدر تم محسوس کرتے ہو کہ تمہیں اس پر بھروسہ کرنا چاہئے کیا تمہیں یقین ہے کہ اوسی قدر وہ بھی تم پر بھروسہ کرسکتا ہے کہ تم اس کے اور اس کے کام کے لئے وفادار رہ سکو گے؟

۵ کامیاب مسیحی کام کے لئے صبر کیوں ایسا ضروری ہے؟ صابر ہونے میں تم کس طرح کامیاب ہوتے ہو؟ کیا تم کسی اپنی بے صبری کے فعل کو یاد کرسکتے ہو جس سے نقصان ہوا ہو؟

۶۔ کیا تم کوئی دلیل دے سکتے ہو کہ کیوں سچی محبت آخر تک قایم رہتی ہے کیا کبھی تم نے خدا کی عجیب محبت جو اس کی "توبھی" میں آشکارا ہوئی آزمائی ہے۔

دعا

پیارے الہی، پیارا لاثانی، جو آسمان سے صادر ہو
ہو ہمارے دل میں جاری تیری خوشی ظاہر ہو
ہم میں اپنا مسکن دایم کر، قایم تو ناظر ہو
اپنے لطف وکرم کے سر پر رکھ تو تاج وفا تو ظاہر ہو

مسیح کا لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا۔

۱۔ مسیح کا اندریاس کو اپنی طرف کھینچنا۔

وہ شخص جو اپنی خداداد روشنی کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کررہا ہے بہت جلد مسیح کو پہچان لیگا۔ اندریاس ایسا ہی تھا۔ سرگرم اور دیانت دار ہوکر وہ یوحنا بپتسمہ دینوالے کی طرف راغب ہوا۔ یوحنا کا شاگرد ہوکر وہ مسیح کی آمد کے واسطے تیار ہوگیا تھا۔ یوحنا کے پہلے ذکر سے جو اس نے یسوع کی نسبت کیا فوراً ہی نتیجے پیدا ہوتے ہوئے معلوم نہیں ہوئے لیکن اس کے سبب سے رسول ضرور سرگرمی سے سوچنے لگے ہوں گے کیونکہ جب دوسرے دن اس نے پھر اپنی باتیں دوہرائیں تو اس کے سامعین میں سے دو لوگ مسیح کے پیچھے ہوئے۔ انہیں سے ایک اندریاس تھا۔ یہہ فرض کیا جاتا ہے کہ دوسرا یوحنا تھا۔ (یوحنا ۱: ۳۵-۴۲)۔ مسیح نے آنیوالے شاگردوں کے قدموں کی آہٹ کو معلوم کر کے ان سے پوچھا کہ تم کیا ڈھونڈتے ہو۔ انکی طرز گفتگو اور نظر میں امید نظر آتی تھی لیکن یہہ دلوں کے حال کو پرکھنے والا سوال تھا ہمیشہ مسیح ہر ایک سے جو اس کے پاس آتا ہے یہی سوال کرتا ہے "تم کیا ڈھونڈتے ہو"؟ ہم اپنے آنے کی نسبت حقیقی سچائی کو پہچانیں ورنہ فوراً ہم حقیقی صدق دلی کو کھو بیٹھیں گے ان دو جوانوں نے یسوع کو جاننے کی خواہش ظاہر کی غور کرو کہ مسیح نے اس قسم کے لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا "آؤ اور دیکھو" مسیح کا یہہ جواب انکی اس سوال کے جواب میں تھا کہ تو کہاں رہتا ہے؟ مسیح ہمیشہ ہر ایک کو دعوت دیتا ہے خاصکر ان کو جو صدق دلی سے اسکو ڈھونڈتے ہیں۔ یہہ خوش آیندہ دوست اس روز اس کے ساتھ رہے اور مسیح نے اپنے تئیں انپر ظاہر کیا۔ بلاشک سوال وجواب ہوئے ہونگے غالباً ان کے کئی سوالوں کے جواب بتلائے بھی نہ ہوں مگر اس نے انکی دلی نیتوں کو دیکھا اور پورے طور سے انکی تشفی کردی کیونکہ وہ اس امر کی تسلی پاکر واپس گئے کہ وہ مسیح ہے۔ وہ ابتک اسکی پوری ماہیت سے واقف نہیں تھے۔ اندریاس نے جلدی جاکر اپنی معلومات کا ذکر کیا لیکن مسیح کا مقصد اس کے لئے اس سے بڑھکر کرنے کا تھا۔ یہاں یہہ نصیحت قابل غور ہے کہ انکو جنکی حالت اندریاس کی سی ہو

مسیح کے پاس لانا آسان ہے لیکن کوشش کرنی چاہئے کہ انکا تجربہ ایسا گہرا ہو جاوے کہ وہ اوروں کو مسیح کے پاس لانے کی کوشش کریں۔

دعا۔ الٰہی مہمان نواز! بخش کہ میں تیرا مہمان ہوں فضل کر کہ میں ہمیشہ گہری روحانی برکتوں کے لئے اپنی تمام فکروں اور خواہشوں میں تجھ کو یہہ کہتا ہوا سنوں کہ "آ اور دیکھ"۔

مُراسلات

"ناجائز بیویاں اور ناجائز بپتسمہ" کی تائید

دوسری وجہ یہہ ہو کہ ابھی خط تمطاؤس ۴: ۱ اور ۲ میں پولوس رسول خبر دیتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ ایسے برپا ہونگے "جو بیاہ کرنے سے منع کرینگے"۔ افرقیوں ۷: ا سے معلوم ہوتا ہے کہ بن بیاہا رہنے کا خیال رسولوں کے زمانہ ہی میں شروع ہو گیا تھا اور تواریخ کلیسیا سے ظاہر ہے کہ کلیسیا میں بہت جلدی یہہ خیال مروج ہو گیا تھا کہ مجرد رہنا بہتر حالت ہے اور بیاہ کرنا ناپاکی ہے اس لئے پاسبان مجرد ہونا چاہئے یعنے ایسا آدمی جس نے کبھی بیاہ نہ کیا ہو۔ مگر اس کا نتیجہ بہت برا ہوا تھا کہ پریسٹ لوگ کثرت ازدواج کے اس طرح روادار بن گئے تھے کہ بغیر بیاہ کئے بہت کنواری عورتوں کو رکھتے تھے تیسری صدی میں یہہ کارروائی شروع ہو گئی تھی۔ پس پاسبان کے متعلق ایسی بدعت اور اس کی خرابیوں کی پیش بینی کر کے رسول نے پہلے ہی سے تاکید کر دی کہ نگہبان ایک جورو کا شوہر ہونا چاہئے۔ پس کثرت ازدواجی اور بپتسمہ کے ساتھ اس آیت کا کوئی تعلق نہیں ہے اور صرف پاسبان کی ایک جورو اور جورو ضرور ہونے پر ہدایت ہے کہ وہ ایک جورو والا ہو اور ایک جورو والا کس صورت میں سمجھا جائے۔ کثرت ازدواجی کے لحاظ سے نہیں کیونکہ کثرت ازدواجی کا خیال تو خداوند کے حکم سے پہلے ہی خارج ہو چکا تھا۔ اور انجیل میں اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ اور نہ تواریخ کلیسیا میں۔ لیکن ممکن ہے کہ ایسے آدمی کلیسیا میں پائے گئے تھے جو کئی ایک کو پے در پے طلاق دیکر عیسائی ہونے کے وقت صرف ایک بیوی رکھتے تھے کیونکہ کثرت طلاق کا رواج کثرت سے تھا۔ اور اگر ایسا تب کیا گیا تھا تو اب بھی کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ امیدوار اپنے تئیں ایک بیوی کے ساتھ پیش کرے۔ لیکن اس طرح زناکاری میں قائم رہنا ہرگز روا نہیں کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ امیدوار اپنے تئیں ایک بیوی کے ساتھ پیش کرے۔ لیکن اس کا زناکاری میں قائم رہنا ہرگز روا نہیں کیا جا سکتا۔ ناظرین جہنم میں جانے والوں کی فہرست دیکھیں (افرقیوں ۶: ۹)۔ کیا ان کے لئے حکیم درکار نہیں؟

سالف ــــــــــــــــــــم

پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس۔ از لاہور

ڈاک خانہ کے قواعد سیونگ بنک میں حال میں اتنی تبدیلی ہوئی ہے۔ کہ اگر صدر ڈاکخانہ میں حساب کھلا ہو تو اس کے ماتحت ڈاکخانوں میں روپیہ جمع کر سکتے ہیں۔ اور اگر کسی ماتحت ڈاک خانہ سے حساب ہے۔ تو اس کے صدر ڈاک خانے میں روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔

سیالکوٹ کنونشن

نمبر ۴

۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

جو مضامین یا واقعات کنونشن کے ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ اس کا یہہ مطلب نہیں کہ کنونشن میں صرف یہی مضمون سنائے گئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور کئی مضمون سنائے جاتے ہیں۔ وقت کی قلت کے باعث صرف ایک آدھ مضمون روانہ کیا جاتا ہے۔

کل شام کو جو مضمون سنائے گئے ان میں سے ۲ مضمونوں کا خلاصہ روانہ کرتا ہوں۔

۱۔ **مسیح دعا کا مرد**۔ پادری پروکٹر صاحب میرٹھی کا مضمون۔

۲۔ **گناہوں کا اقرار**۔ پادری پیٹرسن صاحب از گجرات

۳۔ **خدا سے ٹھٹھا کرنا**۔ پادری ہملٹن صاحب از احمد آباد گجرات

پہلا مضمون مسیح دعا کا مرد۔

خداوند یسوع مسیح کی دعا کرنے والی زندگی۔

خداوند یسوع مسیح خاص کر کے مرد دعا تھا۔

اس کی خدمت جو اس نے دنیا میں شروع کی دعا کے ساتھ ہوئی۔ وہ دعا کے ساتھ ہوتی رہی اور دعا کے ساتھ ختم بھی ہوئی۔

ابن آدم نے اپنی پوری زندگی میں خدا باپ کے ساتھ کامل اور پوری شراکت دعا کے وسیلہ سے رکھی۔

خداوند مسیح کی دعائیں جن کا ذکر انجیل میں ہوا ہے ۱۔ لوقا ۳-۲۱۔ بپتسمہ کے وقت جو دو طرح کا تھا یعنی پانی اور روح القدس کا۔ (خدمت اور جان نثاری

کرنے کی تیاری۔ بعد اس کے فوراً مسیح کی آزمائشیں ہوئیں۔

۲۔ لوقا ۵۔ ۱۶۔ کوڑھی کو چنگا کرنے کے بعد۔ (بیابان میں اکیلا ہونا)۔

۳۔ مرقس ۱۔ ۳۵۔ تمام سبت مشقت میں گزرنے کے بعد۔ (تڑکے ویران جگہ میں اکیلا ہونا)؛

۴۔ لوقا ۶۔ ۱۲۔ بارہ رسولوں کو چن لینے سے پیشتر (رات بھر پہاڑ پر اکیلا ہونا) پہاڑی وعظ دیکھو متی ۵۔ ۶ و ۷ ۔ ۲۸ و ۲۹۔

۵۔ متی ۱۴۔ ۲۲۔ ۲۳۔ پانچ ہزار آدمیوں کو کھلانے کے بعد (رات کے تیسرے پہر تک۔ پہاڑ پر اکیلا ہونا۔ بعد اس کے اس نے پانی پر چلکے طوفان کو تھما دیا)؛

۶۔ لوقا ۹۔ ۱۸۔ تنہائی میں دعا مانگنا (شاگردوں کا اقرار کرنا کہ وہ مسیح ہے ان سے اپنے دکھ سہنے اور اپنے پیرؤں کو خود انکاری کی ضرورت بتلائی)

۷۔ لوقا ۹۔ ۲۸۔ صورت کے بدل جانے کے وقت۔ (رات بھر پہاڑ پر رہنا۔ اس کے انتقال کا ذکر کرتے تھے۔

۸۔ لوقا ۱۰: ۲۱ ستر شاگردوں کے لوٹ آنے کے بعد (شکر گذاری)

۹۔ لوقا ۱۱ باب ۱ شاگردوں کے ساتھ دعا مانگنا ملکر دعا مانگنا (شاگردوں نے درخواست کی کہ ہمیں دعا مانگنا سکھلا)؛

۱۰۔ یوحنا ۱۱ باب ۴۱۔ ۴۲۔ لعزر کی قبر کے پاس (شکر گذاری) لعزر مردہ ہو کے قبر میں رہا۔ ایمان کی دعا نہ صرف مانگنا ہی ہے۔ بلکہ جواب ملنے کی شکر گذاری بھی کرنی ہے۔

۱۱۔ یوحنا ۱۲۔ ۲۸ یونانیوں کی ملاقات کرنے پر (اے باپ وغیرہ فوراً آسمان سے آواز آئی۔)

۱۲۔ لوقا ۲۲۔ ۳۱ عید فسح کے کھانے کے ختم ہونے پر (سفارش کی دعا شمعون کے واسطے)

۱۳۔ یوحنا ۱۷ باب گتسمنی باغ سے پیشتر (خودی سے خالی۔ سفارشی دعا خدا باپ سے گفتگو

۱۴۔ لوقا ۲۲ باب ۳۹ باغ گتسمنی سخت پریشانی میں مبتلا ہوکر۔ (دیکھو عبرانیوں ۵ باب ۷) متی ۲۶ $\frac{۳۶-۳۰}{۴۶}$؛

۱۵۔ لوقا ۲۳۔ ۳۴ جس وقت صلیب دیا جاتا تھا۔ (سفارشی دعا۔ الٰہی محبت کا ذکر معاف کرنے میں۔

۱۶۔ لوقا ۲۳۔ ۴۶ آخری الفاظ

دعا مانگنے کے لئے واقعات۔

لوقا ۴۔ آزمائش کے ایام

لوقا ۴ باب ۴۲ وہ ویران جگہ میں گیا۔

لوقا ۹ باب ۱۰ بارہ شاگردوں کے لوٹنے کیوقت

لوقا ۲۱ باب ۳۷ زیتون کے پہاڑ پر جانا۔ خدا باپ سے شراکت رکھنے کیواسطے۔

دعا کی بابت چند تعلیمات۔

خداوند مسیح نے اپنے نمونے سے خصوصاً تربیت دی متی ۶ باب ۵ سے ۱۵، باب ۷ سے ۱۲ ۲۱ باب ۲۲۔ مرقس ۱۱ باب ۲۴ و ۲۵۔

لوقا ۱۱ باب ۲۔ ۱۳ ۱۸ باب ۱ سے ۱۴۔

یوحنا ۱۵ باب ۱۶ ۱۶ باب ۲۳ و ۲۴۔

مسیح کی دعاؤں کی چند علامات

تنہائی میں۔ طلوع ہونے سے پیشتر۔ رات بھر۔ کوشش سے۔ بولکر۔ کبھی کبھی تفصیل کے ساتھ۔ کبھی مختصر۔ حمد و تمجید۔ شکر گذاری۔ درخواست سفارش۔ خاص۔ دلسوزی۔ پریشانی۔

ایک بات خداوند مسیح کی دعاہیں مطلق نہیں پائی جاتی۔ یعنے گناہ کا اقرار اور معافی۔ وہ بیگناہ تھا۔ وہ بے نقص اور بے عیب تھا۔

خداوند مسیح ہمارے لئے دعا کرنے کا نمونہ

۱۔ میری زندگی کیا ہے؟

۲۔ کیا وہ دعا کرنے والی زندگی ہے؟

۳۔ کیا وہ ہمیشہ خدا سے شراکت رکھنے والی زندگی ہے؟

۴۔ کیا وہ اوروں کے لئے سفارش کرنے والی زندگی ہے؟

۵۔ کیا وہ مؤثر دعا کرنے والی زندگی ہے؟

۶۔ کیا وہ شکر گذاری کرنے والی زندگی ہے؟

۷۔ میری دعائیں کیسی ہیں؟

۸۔ کیا وہ مسیح کی سی دعائیں ہیں؟

۹۔ میں کتنا وقت ہر روز دعا میں صرف کرتا ہوں؟

دوسرا مضمون

پادری پٹیرسن صاحب نے فرمایا کہ بہت لوگ ہم سے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ گناہوں کا اقرار جو عام جلسہ میں کیا جاتا ہے وہ نہیں چاہئے۔ وہ خدا کے کلام کے خلاف ہے اور اس کا نتیجہ بھی خراب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کے کلام میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ کلیسیا کے سامنے گناہ کے اقرار کا ذکر ہو کھوئے ہوئے بیٹے نے اگر اپنے باپ کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور کہا کہ اے باپ مین نے آسمان کا اور تیرا گناہ کیا ہے اور اب میں اس لائق نہیں ہوں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں اگر کسی شخص کو خدا کی روح ہدایت کرے کہ وہ اپنے گناہ کا اقرار کرے تو وہ بے شک کرے لیکن ہم میں سے کوئی کمیٹی کا ممبر کسی کو گناہ کا اقرار کرنے کیواسطے نہیں کہتا۔

خدا روح القدس کو ٹھٹھا کرنا

ہملٹن صاحب نے ذکر کیا۔ کہ خدا روح القدس سے

ٹھٹھا کرنا نہ چاہئے۔ ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔

گذشتہ سال جب یہاں کنونشن ہوئی۔ تو ایک شخص جو مشن کا کارندہ تھا اس نے اپنے چھوٹے بچہ سے جو ۲-۳ برس کا تھا پوچھا کہ بچہ تجھنے روح القدس دیکھا ہے۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہے*

احمد آباد کی جماعت کی حالت خراب تھی۔ ایک دفعہ اتوار کے روز ۲ لڑکوں پر خدا نے اپنی روح نازل کی۔ ہمنے وہاں ایک میٹنگ کی۔ وہاں ۲ شخص تھے جو اس کے مخالف تھے۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے بولنے کی اجازت لی اور وہ مخالفت میں بولا۔

پھر ہمنے دوسری دفعہ میٹنگ کی اور وہ دو نو آدمی مخالف جو تھے وہ سب سے پیچھے بیٹھے۔ ابھی میٹنگ ختم نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور وہ خبر لایا کہ ان میں سے ایک آدمی کی بیوی جل گئی ہے۔ پھر خدا کی قدرت کہ تھوڑے ہی دنوں میں دوسرے آدمی کی عورت بھی مر گئی۔ خدا نے ان دونوں کو توڑ دیا۔

بھائیو خدا روح القدس سے ٹھٹھا نہ کرو۔ ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔

راقم - وارث الدین

ریاست کوچین کے دیوان نے ہندوستانی مسیحیوں کو نیچ ذات کی فہرست میں داخل کر کے مندر کے قریب کی سڑک پر چلنے سے منع کر دیا ہے۔ اس حکم سے مسیحیوں میں بڑی کھلبلی پڑ رہی ہے۔ اور عظیم الشان جلسے کر کے نیچ ذات کے لفظ کو اپنی ذات سے مٹا دینے کی منسوخی پر زور دے رہے ہیں

خبط قادیانی

(سلسلہ کے لئے دیکھو ۱۰ اگست کا نور افشان)

بلکہ اسوقت آنحضرت نے بہ تقاضائے دور اندیشی محض پالیسی پر عمل کرنا مناسب جانا۔ اور مزید برآن نازک موقع پر مخالفین کے بتوں کی تعریف تک سے نہ چوکے۔ جس کا انجام یہہ ہوا کہ وہ لوگ تو اپنی کوتہ اندیشی اور خوشامد پسندی کی وجہ سے خاموش ہو رہے۔ اور حضرت کو معراج ترقی کے حصول کا بغیر مزاحمت موقع مل گیا۔ ورنہ کوئی شک نہیں تھا کہ اگر آپ جیسا مومن اسوقت صحابہ میں موجود ہوتا تو ضرور موجودہ اسلام کا نام و نشان معدوم ہوا ہوتا۔ اور حامیان دین کو قبل از مرگ واویلا کرنا پڑتا۔

گو ہم اس امر میں آپ سے پورا اتفاق کرنے کو طیار ہیں کہ آنحضرت نے تلوار پکڑ کر تمام جہان کو مقابلہ کے لئے چیلنج دیا۔ اور ان کے متعدد پیروان نے بھی تا حد امکان لشکری جہاد کے ذریعہ ایک زمانے کو اسلام میں مدعو کیا۔ اور انہی موجبات کے باعث اسلام کی ترقی اس قدر سرعت سے اور غیر معمولی طور پر ہوئی۔ جو اور کسی طرح ممکن نہ تھی۔ اور نہ کوئی فصاحت و بلاغت اس قدر معجزہ دکھلا سکتی تھی لیکن اس امر میں عقلی دلائل اور معقولیت کا کیا دخل ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص خوف جان سے ڈر کر مقابلہ کرنے کی جرات نہ کر سکے۔ اور بیدریغ و بے تامل جبری اسلام لانیکو ذریعہ مغفرت و سلامتی بلکہ وسیلہ عزت و حرمت خیال کر کے مسلمان ہو جاوے۔ تو ایسی صورت میں آپ کے جملہ دعاوی متعلقہ غیب دانی و معجزانہ قرآنی۔ الہامات قادیانی سے زیادہ وقعت کے قابل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ آپ کا یہہ فرمانا کہ عیسائی قرآن پر بہت ناراض ہیں کسی طرح قابل پذیرائی ہو سکتا ہے کیونکہ قرآن کے مصنف نے خداوند یسوع مسیح کو روح اللہ و کلمۃ اللہ مانا۔ اور حضرت مریم صدیقہ کی تقدیس کو مسلم و ثابت جانا۔ بلکہ مزید برآن خداوند مسیح کا زندہ آسمان پر تشریف لے جانا بتائید تصدیق کی۔ جو آپ کے موجودہ پیشینگوئی۔ اور بے بنیاد الہامی دعووں کے تردید میں ہم بالغ نظر علمائے اسلام بطور جواب قطعی پیش کر کے آپ کو قائل اور لاجواب بھی کر چکے ہیں۔ پس ان حالات کی موجودگی میں کیا محققین کو قرآن سے ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور نہ وہ مصنف قرآن کی نسبت شاکی ہیں۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے بلا وجہ آسمانی وحی کو بدنام کرنے کی فضول کوشش کی۔ اور خداوند خدا کی ذات مقدس پر ناقابل قیاس الزام وارد کئے ورنہ اس امر کے تسلیم کرنے میں وہ خود متفق ہیں کہ آپ کے حضرت محمد صاحب نے عیسائیت کی تعلیم سے مستفید ہو کر لوگوں کو بت پرستی سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ جو بذاتہ ایک عمدہ فعل تھا اور اسی نظر سے وہ قطع نظر اپنے پرائیویٹ زندگی اور نفسانی اخلاق و چلن ذاتی کے عرب کے ایک معزز مصلح مانے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ جیسے الہامی ان کے کام کی بربادی اور تخریب سے باز رہ سکیں*

ہمکو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ محض دل آزاری کو مد نظر رکھکر بار بار عیسائیوں کے خدا کو مردہ اور کشمیر میں مدفون بیان کر کے سخت میں خود بخود جھوٹے بنتے ہیں۔ جبکہ عیسائیوں کا یہہ عقیدہ ہے کہ۔

انکا خداوند جو دوسرا اقنوم ازلی کلمہ اور وسیلہ نجات ہے۔ شیطان اور گناہ پر فتح یاب ہو کر اور مردوں سے زندہ اور پہلا پھل ہو کر آسمان پر تشریف لیگیا۔ جہاں وہ اپنے خادموں اور برگزیدہ لوگوں کی نجات اور شفاعت کا دائمی وسیلہ ہے۔ ابدالآباد اسی کا جلال ہووے

تو پھر آپکا بار بار یہہ خروس بے ہنگام والی بیرنگی بانگ لگانا کس قدر مجہول اور مردود ہے۔ اور اگر آپ اُس کے معجزات بے شمار اور پیشگوئیوں پر بحث کرنا چاہیں۔ تو آپ کو قرآن سے کافی ثبوت مل سکتا ہے۔ (بشرطیکہ آپ قرآن پر صادق ایمان رکھتے ہوں۔) اگر وہ اپنے دعوے میں کس قدر صادق ہے۔ ہاں یہہ دوسری بات ہے کہ آپ قرآن سے منحرف ہوکر بے ایمانی سے کوئی جدید صحیفہ قادیان اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کردیں۔ اور اس میں قرآن کے جملہ حوادث و اخبارات کی بربنائے حسد و بغض ذاتی کمل تردید تحریر فرمادیں۔ تو البتہ خداوند مسیح کے بیحد معجزات و عدیم المثال خوارق عادات پر نکتہ چینی کرنے میں کامیاب ہوسکیں گے۔ ورنہ بر حالات موجودہ آپ کی یہہ لن ترانیاں سراسر آپکی تذلیل کا باعث ہیں۔ بھلا جناب کی یہہ ہرزہ سرائی کہ (معاذ اللہ) خداوند مسیح کو آسمان پر جانا بھی نصیب نہیں ہوا۔ باوجود صداقت متواتر قرآن شریف کے کس قدر آپ کی دروغگوئی اور افترا کی مصدق ہے۔ اور کیا آپ براہ مہربانی یورپ کے اُن علمائے محقق کے نام بتلا سکیں گے۔ جنکی بقول جناب یہہ رائے ہو اور کیا آپ یقیناً و حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ خداوند مسیح کے ہندوستان میں آنے کے موقع پر جناب "کسی شخص برہمن کے گھر جنم دھارن کئے ہوئے تھے" جہاں جناب سے بھاگتے ہوئے اُن کو پناہ دی تھی۔ (باقی آئندہ)

مل قــــــم

ایک متلاشی حق از لاہور

روس کی خوفناک حالت میں اتبک کچھ تبدیلی نہیں ہوئی بغاوت اور انقلاب پسندی کے خیالات زوروں پر ہیں ؛

مسیحی واعظ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

عزیز ایڈیٹر صاحب

تسلیم۔ آج صبح کو جب میں گرجے میں بیٹھا ہوا تھا تو مجھے دو پاگلوں کی کہانی یاد آئی۔ ولایت کے ایک پاگل خانہ میں پاگل خانہ کے افسر ڈاکٹر کو ایک پاگل نے کہا "میں مسیح ہوں"۔ ایک دوسرا پاگل جو پاس کھڑا تھا ناراض ہوکر بولا "یہہ کیونکر مسیح ہوسکتا ہے جبکہ میں جو قادر مطلق خدا ہوں اس کو جانتا ہی نہیں"؛

اس وقت مجھے خیال آیا کہ عیسائیوں میں بھی ایسے پاگل بہت ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ قادر مطلق خدا دانائی کامل عقل اور پاک مرضی ہم میں ہے جو کوئی واعظ ہماری عقل اور مرضی کے موافق نہیں بولیگا وہ مسیح کا نہیں۔ پولوس تو فرماتا ہے کہ یہہ دیانت کی بات اور بالکل پسند کے لائق ہے کہ یسوع مسیح گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا جنھیں سے سب سے بڑا گنہگار میں ہوں" مگر عقل کے مغرور پاگل بعض عیسائی کہتے ہیں سب سے بڑا گنہگار ہماری کلیسیا کا پادری ہے جسکو بچانے کی طاقت مسیح میں بھی نہیں ؛

ایسے پاگل یا تو گرجے میں کبھی جاتے ہی نہیں یا اگر جاتے ہیں تو وعظ کی طرف دل نہیں لگاتے حالانکہ مسیح نے اپنے منادوں کی بابت کہا ہے جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اُسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔ جو تمہیں قبول کرتا ہے مجھے کرتا ہے اور جو مجھے کرتا ہے۔ میرے بھیجنے والے کو کرتا ہے۔ پھر مسیح نے فرمایا ہے کہ اگر واعظ میں گو کوئی کمزوری ہو تو بھی تم اپنے تئیں کلام الہی کے وعظ کے ہدایت کے نور سے محروم نہ رکھو۔ "تب یسوع لوگوں اور اپنے شاگردوں سے کہنے لگا کہ فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں اس سے جو کچھ وہ تمہیں ماننے کو کہیں تم مانو اور عمل میں لاؤ مگر ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وے کہتے ہیں پر کرتے نہیں" (متی ۲۳۔ ۱ و ۳)؛

پس ضمیر کی صفائی کی وہ نزاکت جو عیسائی کو کلام اللہ کے واعظ سے دور رکھتی ہے شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

آپکا خادم۔ برخوردار خان

جناب اڈیٹر صاحب

میں آپسے اجازت لیکر چند باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں اس بیان کی بابت جو بیون فٹ بال ٹیم کے بارے ملتانی کلیسیا کے کسی ممبر نے لکھا ہے؛

پہلی بات یہہ کہ ملتان سے رخصت ہونے سے پہلے صلح ہوگئی اور دونوں طرف سے یہہ وعدہ کیا گیا کہ ہم اس افسوسناک لڑائی کو یاد نہیں رکھینگے۔ ہم دونو مشن اسکول ہیں۔ ہم آپسمیں دشمنی رکھنی نہیں چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے میرے دل میں بڑا افسوس پیدا ہوا جب تحفہ سرحد یوں میں بڑی طرفداری کے ساتھ اس حادثہ کا بیان لکھا گیا اور میں نے ڈاکٹر پینل صاحب سے اپنا افسوس کرنے کے لئے ایک خط لکھا اور ڈاکٹر صاحب نے بڑی شائستگی کے ساتھ جواب دیا کہ جو کچھ لکھا گیا وہ بدنیتی سے نہیں لکھا گیا۔

دوسری بات یہہ کہ اب نہ صرف افسوس بلکہ بڑی شرم میرے دل میں پیدا ہوئی کہ ملتانی کلیسیا کے



کسی ممبر نے نہایت ہی نامناسب طور سے نہ صرف اخبار میں اس بات کا بڑا لمبا بیان لکھا ہے جس میں چند باتیں سچ نہیں ہیں بلکہ پوشیدہ طور سے اپنے اپنا نام چھپا کر مشن سکولوں کے چند پرنسپلوں اور منیجروں کے حق میں نہایت ہی بری باتیں لکھیں ہیں۔

افسوس کی بات یہہ ہے کہ وہ اوروں کو سکھلانا چاہتا ہے کہ ویسی سلوک کیا ہے مگر خود ویسی سلوک نہیں دکھاتا ہے۔

میں سچ سچ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے بڑا ہی افسوس ہے کہ ہماری کلیسیا کے کسی ممبر نے ایسی نامناسب باتیں لکھی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ نہ مشن اسکول کے کسی استاد نے نہ فٹ بال ٹیم کے کسی ممبر نے یہہ بیان لکھا ہے کیونکہ میں نے سبھوں سے درخواست کی تھی کہ کچھ نہ لکھیں؛

اب میں دوبارہ کہتا ہوں کہ صلح ہو گئی تھی اس واسطے ہم سب اس بات کو جانے دیں اور پھر کبھی یاد نہ رکھیں؛

آپکا تابعدار۔ اے ایچ سٹارس منیجر ملتان مشن اسکول ملتان؛

بشارت انجیل

آج صبح بوقت ۷ بجے میں معہ اپنی سنگنگ پارٹی کے موضع ننکانہ میں جو گورو نانک صاحب کی زاد بوم اور لاہور سے ۴۰ میل جنوب مغرب کیطرف واقع ہے گیا۔ ہم وہاں دربار صاحب کے مقابل بارہ دری میں ٹھہرے۔ روٹی وغیرہ کھانے کے بعد ہم تمام نے دربار صاحب میں جاکر خداوند یسوع مسیح کی حمد و ستائش کے گیت گائے اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ جب ہم گیت گا رہے تھے تو ایک بزرگ سکھ سردار وجد میں آگیا اور جن جوں ہم یہہ گاتے تھے (یعنی) چلے نال پریت جنہاں سو پاپی تر جاونگے۔ توں توں یہہ زیادہ وجد میں آتا تھا اور ہمارے ساتھ ہاتھ ملاتا تھا اور بہ آواز بلند کہتا تھا۔ سچ ہے سچ ہے۔ ست سری اکال۔ گیتوں کے گانے کے بعد بندہ نے دعا مانگ کر اپنے منجی کے نام کو ان لوگوں کے سامنے پیش کیا اور پہاڑی وعظ کے اصولوں پر منادی کی تمام حاضرین جنکی تعداد ۲۰۰ سے زیادہ تھی۔ بڑی شانتی سے سنتے رہے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہم گاہے گاہے ان کے پاس جایا کریں امید ہے کہ بزرگ ڈاکٹر ینگسن صاحب سکاچ مشنری جنکے علاقے میں یہہ گاؤں ہے ضرور اس بات کا کوئی نہ کوئی بندوبست کرینگے کہ وہاں کے واسطے ایک مناد مقرر کیا جائے ماسٹر ٹھاکر داس صاحب اکثر گرد نواح کے گاؤں میں جاکر خداوند کا کلام سناتے ہیں مگر مشن کیطرف سے فرور کوئی نہ کوئی انتظام ہونا چاہئے۔ بندہ وہاں سے بوقت ۵ بجے روانہ ہوکر ٹھیک ۸ بجے شام واپس ینگسن آباد آیا اور آتے ہی شام کی نماز کروائی۔ خداوند کی مہربانی سے فضول لچ لڑکے کی تمثیل اور چند ایک بھائیوں کی دعاؤں نے اس قدر اثر کیا۔ کہ جاہل اور نادان لوگ بھی کھڑے ہوکر دعائیں مانگتے تھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ جلال کا بادشاہ آرہا ہے۔ خداوند زیادہ برکت دیوے۔ ناظرین ہمارے لئے دعا مانگیں فقط

آپکا خادم
ایم۔ ایلیس ہوز

چینی لونڈی

ہو کی واپسی

ہوتسو کے دفن کے چند دن بعد ہو واپس آیا۔ آتے ہوئے راستے میں اس نے سنا کہ ایک عورت کو شیر اٹھا کر لے گیا ہے۔ مگر اس کو خیال تک بھی نہ گذرا کہ وہ اس کی بیوی تھی جب وہ تھاؤپو میں داخل ہوا۔ اس وقت اندھیرا ہوچکا تھا۔ اس نے راستے میں کسی کو نہ دیکھا سیدھا گھر کی طرف چلا گیا اور دیکھا کہ دروازے پر قفل لگا ہوا ہے۔ کھولنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ دل ہی دل میں سوال کرنے لگا کہ بیوی اور بیٹی ایسے وقت کہاں گئی ہونگی؟ اور میری لونڈی لنگ سو کہاں ہے؟ اس وقت انکو گھر میں رہنا چاہئے تھا۔ شاید وہ میرے گھر سے نکلتے ہی فوراً کہیں چلی گئی ہونگی۔ اس کو خیال آیا عورتیں ہمیشہ سست اور نکمی ہوتی ہیں۔ جب تک کہ کوئی انکی نگہبانی نہ کرے وہ کام نہیں کرتیں لیکن میں انہیں اس کا مزہ چکھاؤنگا میں لنگ سو سے بڑی سختی سے کام لونگا اور ملیاں کو بھی کام دونگا اور بیوی کی نسبت ایسا بندوبست کرونگا کہ آئندہ وہ گھر میں ہی رہا کریں گی۔ لیکن وہ اپنے ایسے خیالوں اور ان کے لئے کام کی تجویز کرنے سے نہ خود ہی گھر میں داخل ہوسکا اور نہ وہ جو غیر حاضر تھیں گھر واپس آئیں۔ وہ زور زور سے دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا اور ساتھ ہی یہہ بھی خیال کر رہا کہ اپنے خیال کو کام دینے کی نسبت میں کیا عمل کروں۔ وہ انہیں تلاش کرکے گھر میں نہیں لانا چاہتا تھا کیونکہ انکا فرض تھا کہ وہ گھر میں رہتیں نہ کہ وہ انکی تلاش کرتا پھرے جب کوئی نہ آیا تو ہو کا غصہ بہت بھڑک اٹھا ایک تو اس وجہ سے کہ وہ اپنے اس کام میں

جس کے لئے گیا تھا کامیاب نہ ہوا اور دوسرے اس سبب سے کہ کوئی اس کے گھر والوں میں سے اس کے آنے پر استقبال کے لئے موجود نہ تھا بعقیدہ آدمی عموماً بے وقوف ہوتے ہیں اور تھو ایسا ہی تھا اس نے اپنے تمام زور سے دروازے کو دھکا دیا اور دروازہ کھل گیا۔ اور وہ گھر میں داخل ہوا لیکن ایسا اندھیرا تھا کہ اسے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ ادھر اُدھر ٹٹولتے ٹٹولتے اسکو چقماق پتھر اور لوہے کا ٹکڑا مل گیا اور اس نے اس سے چراغ روشن کر لیا ॰

اس نے فوراً ہی پہچان لیا کہ گھر میں کوئی حادثہ گذرا ہے۔ ہر ایک کمرہ میں پھر کر دیکھنے لگا اور آخرکار اس نے ایک چھوٹے کمرے میں اپنی بیوی کا تھان بنا ہوا دیکھا۔ لمحہ بھر کے لئے وہ اسکی طرف دیکھتا رہا اور حیران تھا کہ یہہ کیا بھید ہے۔ اس نے دیکھا کہ تختی نئی ہے۔ اور خیال کرنے لگا کہ کس نے کس وجہ سے اس کو یہاں رکھدیا ہے۔ اسوقت اس نے آہستہ آہستہ وہ الفاظ جو اس تختی پر لکھے ہوئے تھے پڑھ لئے ॰

"تُن سی لاؤ زوجہ تیو ہو کیک"

"اس تختی کو اپنی عالی درجہ ماں کی روح کے واسطے پیاری بیٹی تیو لیان نے استادہ کیا ہے"

اس کا کیا مطلب ہے ؟ یہہ تختی تو میری بیوی کی روح کیواسطے ہے لیکن اس وقت یہہ کیوں لگائی گئی ہے ؟ اس نے آہستہ سے اُس تختی کو جس پر لکھا ہوا تھا تھان میں سے نکال لیا اور روشنی کے نزدیک لے جاکر دیکھا کہ اسپر اس کی اپنی بیوی کی پیدائش اور موت کی تاریخ اور قبر کی جگہ کا پتہ لکھا ہوا ہے۔ موت کی تاریخ اب سے صرف چند روز پہلے کی ہے جبکہ وہ غیر حاضر تھا۔ رفتہ رفتہ سچائی اس پر کھل گئی کہ میری بیوی مر چکی ہے اور دفن بھی کی گئی ہے اور یہہ تختی وہ ہے جسمیں اسکی روح بستی ہے۔ مرگئی اور دفن کی گئی !! ابھی چند دن ہی ہوئے ہیں کہ میں اسکو زندہ اور تندرست چھوڑ کر گیا تھا۔ کیا یہہ سچ ہے کہ جو سولہ برس تک میری بیوی رہی چلی گئی ہے بس کیا وہ مرگئی ہے !! اب تو سختی کی تمام باتیں جنکا وہ تجربہ کر رہا تھا بھول گئیں اور صرف یہی یاد آنے لگا کہ وہ نیک بیوی تھی اور اوروں کی بیویوں سے بہت اچھی تھی ॰

تھو بھی ایسا شخص نہ تھا کہ جسمیں جذبہ نہ ہو۔ اگرچہ وہ سخت اور سرد مہر تھا تو بھی ہر ایک انسان کیطرح اس میں کچھ خوبی بھی تھی جس سے وہ پیار کر سکتا تھا اور اور لوگ بھی اس کو پیار کر سکیں۔ جب وہ لڑکا تھا اس وقت ہر ایک اس کو بُرا سمجھتا تھا اور اس کے ساتھ ایسے طور سے سلوک کیا جاتا تھا گویا وہ بڑی مجسم بدی ہے۔ بیچارے تھو نے کبھی یہہ ظاہر نہیں کیا کہ اس کے دل میں فی الحقیقت کیا ہے ؟ جب اس کی بیوی پہلی دفعہ گاؤں میں آئی لوگوں نے اسی وقت اس کو بتلا دیا کہ تھو بُرا آدمی ہے اور اس کو اس کے برخلاف کر دیا۔

لیکن اسوقت جب کہ اس قسم کے خیال اس کے دل میں تھے اور وہ اپنی مرحومہ بیوی کے تھان کے آگے کھڑا تھا اور کوئی اس کو نہیں دیکھتا تھا تو اس سخت دل آدمی نے دکھلا دیا کہ فی الحقیقت اس کے دل میں کیا ہے ؟ تختی کو ہاتھ میں لیکر وہ اسکے آگے دوزانوں ہوا اور تھو سو کی روح سے دعا کرنے لگا اس نے ایسے طور سے دعا نہ کی جیسا کہ کسی دیوتا کے سامنے کرتے ہیں بلکہ ایسے طور سے جیسا کہ کسی محافظ فرشتے کے آگے جسکو کوئی پیار کرتا ہے کیا کرتے ہیں۔ جب اس نے اس کا نام لیا تو اس نے وہ نام نہیں لیا جس سے وہ عموماً اس کو پکارا کرتا تھا بلکہ اس نے اس کا وہ نام لیا جس سے اس نے اسکو شاذ و نادر ہی پکارا ہو۔ یہہ وہ نام تھا جو اس نے پہلے پہل دل ہی دل میں اپنی بیوی کو اس وقت دیا تھا کہ جب اس کو بیاہ کر لایا تھا۔ اور دشمنوں نے اس کے دل کو اس کے برخلاف نہیں کیا تھا جب یہہ نام اس کے ہونٹھوں پر آیا اور اس کی آواز اس کے کان تک پہنچی آنسو چھما چھم اس کی آنکھوں سے گرنے لگے۔ اور وہ جسکو اس کے پڑوسی سخت دل سمجھتے تھے اب بچہ کی طرح رونے لگا۔ اب وہ اُس تمام ڈر۔ نفرت اور لاپرواہی کو جو اس کی بیوی سولہ برس تک دکھاتی رہی بھول گیا۔ اور وہ اُس کا بطور اپنی جوان دولہن کے جو اسکو پیار کرتی اور یقین کرتی ہے کہ وہ برا آدمی نہیں ہے خیال کرنے لگا۔

اب وہ جسکی نسبت اسکو امید تھی کہ وہ اس کو پیار کرتی اور اس کی زندگی کی اکیلی ہی رفیق ہے مرچکی ہے۔ اب وہ اکیلا ہے اور نہ کوئی اس کو پیار کرتا اور نہ کوئی اس پر بھروسہ کرتا ہے بلکہ سب لوگ اس کو نفرت سے دیکھتے اور حقارت کرتے ہیں اس وقت اس کے جانی دشمن بھی اگر اس کا غم دیکھ سکتے تو وہ ضرور تھو پر ترس کھاتے اور اگر اس روح کے مذہب میں کچھ سچائی ہوتی اور تھو کی بیوی کی روح اپنے خاوند کی دردناک چیخوں کی آواز جس کو وہ زندہ خیال کرتی تھی سن سکتی تو اس کو بڑی تسکین ہوتی ॰

تھو کو ایسا بدمزاج بنانے پر کہ جس سے تھو سو کی زندگی ایسی غمگین رہتی تھی زیادہ تر قصوروار وہ اشخاص تھے کہ جو اپنی بدگوئی سے تھو کی مدد کرتے تھے۔ وہ بات کا ایسا بتنگڑ بناتے تھے کہ شروع میں جو شخص ایک چھوٹی سی سختی ہوتی تھی انکی کہانی کے ملانے سے کچھ جو ظاہرہ بھی معلوم ہوتی تھی ایسی ہو جاتی تھی کہ بہتوں

کی زندگی بھر کی خوشی برباد ہو جاتی تھی۔ لوگ ہیو کو ملزم ٹھہراتے تھے اور واقعی وہ ایسا ہی تھا کیونکہ وہ بڑا آدمی تھا۔ مگر وہ اکیلا ہی اس گناہ کا مرتکب نہیں تھا اوروں نے اسکو ایسا بننے کی مدد کی اسواسطے وہ بھی اُس کے گناہ میں شریک تھے ؛

جب ہیو کے دل سے غم کا پہلا جھونکا گذر گیا تو وہ تختی کو اسکی جگہ پر رکھکر سوچنے لگا۔ "کیوں میری بیوی کو ایسی بہت جلدی دفن کر دیا گیا ؟ کیا یہہ ان سختیوں سے جو میں نے اوروں کے ہاتھ سے اٹھائی ہیں بڑھکر سختی نہیں ہے۔ کیا وہ اس لئے ایسی جلدی دفن کی گئی کہ میں حاضر نہ ہوسکوں ؛

ضرورت

ایک چھوٹے سے اپر پرائمری مشن اسکول کے لئے تجربہ کار سرگرم مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواستیں جنمیں اس بات کا ذکر ہو کہ کتنی تنخواہ لینی ہے ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ؛

المشتہر

پادری ڈبلیو۔ ڈی۔ کے ٹرینر۔ سی۔ ایم ایس علیگڈھ

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شائع ہوتا ہے۔ اِس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچین اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے۔

عوام سے ﮒ سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو ہجر ,,
,, ,, پچیس روپیہ سے کم ہو عہ ر ,,
,, ,, پندرہ روپیہ سے کم ہو ۱۲ر ,,
ادنیٰ ترین نرخ ۱۲ر ,,

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

المشتہر

پادری اے۔ جی میگاوا المورڑہ۔ یو۔ پی۔ (صوبجات)

پرسبیٹرین بیوگان و یتامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ سنہ ۷۳ء میں قایم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اِس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اِس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اِس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہت ارزان ہے۔ ہندکا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اِس فنڈ میں شامل ہوسکتا ہے مردوں کو بیرسالی میں مستورات کو بیوگی کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے ؛

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے۔ کلارک صاحب ایم اے مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ﮒ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ,, ﮒ ,, ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ﮒ	ہجر	ے
چوتھائی کالم	ہجر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عـہ
پورا کالم	عہ	عـہ	مہ
پورا صفحہ	سہ	مہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلامحصول عہ
,, ,, ,, ,, ,, ,, ,, معہ محصول عہ
,, ,, آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پانچ ہزار روپیہ انعام — **ہمیری کا سرمہ** — پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام | **مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب** | پانچ ہزار روپیہ انعام

حضرات انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹر والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی خارش وغیرہ حضرات ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص عام اس سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے دو روپیہ ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ رخالص ہیرہ فی ماشہ عنہ روپیہ اسمری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھہ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے؟

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی مع پتہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہو کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماری کے لئے باحفاظت بینائی کے لئے اور کوئی دوائی یا سرمہ نہیں ہے۔

جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست منڈی کسوٹ جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گوالیر جناب سری راجہ ہیر مہاراجہ ہرکشن سنگھ صاحب بہادر والئی کشن کوٹ جناب راو بہادر پرتاب سنگھ صاحب بہادر والئی ریاست دریا داوے پور جناب سری رادھہ کشن ڈکار صاحب بہادر تعلقدار سہسوبرائی ضلع مرادآباد جناب مہاراج کنور صاحب پال سنگھ صاحب بہادر ریاست جگوان اودھ جناب مہاراجہ شتر جیت پرتاب بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست گکوہی ضلع گورکھپور جناب ڈاکٹر برج لعل گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈینٹری کالج لاہور جناب ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ رام ترسر جناب ڈاکٹر کرشن رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال ملک نیپال جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلی القاب جناب ہرانی صاحبہ کوچ بہار سی ایس آئی میڈیکل آفیسر رڈلینڈ علی پور کلکتہ جناب ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دھار اشیبو علاقہ حیدرآباد دکن جناب سردار صالح محمد خان صاحب درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب ڈاکٹر پنڈت گنگارام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئی ریاست بہاولپور جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج اگرہ وڈاکٹر میڈیکل جنرل اگرہ جناب حافظ میان خورشید محمد خان خلف نواب لیسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال جناب پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ میو ضلع جھانسی جناب خان بہادر حکیم محمد بخش صاحب مقام ٹنڈہ الہ یار خان رسندھ جناب ارسطو زمان حکیم سید امام علی صاحب عرف پیرجی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیر جناب مسٹر این گھوش صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا ہائی کورٹ کلکتہ جناب ریورینڈ پادری ڈبلیو کیلف صاحب بہادر افواج زیدکوٹ۔ جناب ڈاکٹر لعل خان صاحب اسپیل اسسٹنٹ چھوٹا چھنڈ داڑہ ضلع نرسنگھپور جناب ڈاکٹر سید جبلہ شاہ صاحب مقام عدن۔ ملک عرب ؛

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کی سندات میں سے قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی غرض کیلئے ماہ مارچ سنہ۱۹۰۴ء میں جمع کیا گیا ہے ؛

پادری آر ڈی ٹرکیسی صاحب اڈیٹر و مہتمم نور افشان کیواسطے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی برادرس کے چھپا